23346- بنکوں میں رقم رکھنے کا حکم، اور فوائد کا کیا کریں

سوال

ہم اپنی رقم بنکوں میں رکھتے ہیں... بنک ہمیں جو فوائد دیتے ہیں ہم اس کا کیا کریں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

فوائد کے بدلے بنکوں میں مال رکھنا سود ہے، اور سود کبیرہ گناہ میں شامل ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

اے ایمان والو اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا تقوی اختیار کرتے ہوئے جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم پکے اور سچے مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اعلان جنگ ہے، اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں نہ تو تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا البقرۃ (278–279).

اور اگر مسلمان شخص بنک میں مال رکھنے پر مجبور ہو، یعنی بنک میں رکھنے کے علاوہ اس کے پاس مال کی حفاظت کا کوئی وسیلہ نہ ہو تو ان شاء اللہ دو شرطوں کے ساتھ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں :

1– اس کے بدلے میں کوئی فائدہ حاصل نہ کرے.

2– بنک کا سو فیصدی سودی کاروبار اور لین دین نہ ہو، بلکہ اس بنک کے مباح اور جائز کام ہوں جہاں وہ اموال کی انویسمنٹ اور سرمایہ کاری کرے.

آپ سوال نمبر (22392) اور (49677) کے جوابات کا مراجع اور مطالعہ ضرور کریں.

اصحاب مال کھاتے داروں کو بنک جو سودی فوائد کی شکل میں مال دیتا ہے اس سے استفادہ کرنا حلال نہیں، بلکہ مختلف قسم کے بھلائی اور خیر کے کاموں میں صرف کر کے اس سے خلاصی اور چھٹکارا حاصل کرنا ضروری اور واجب ہے.

مستقل فتوی کیمٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

بنک میں رقم جمع کروانے والوں کو بنک جو نفع دیتا ہے وہ سود شمار ہوتا ہے، اس کے لیے ان فوائد سے نفع حاصل کرنا حلال نہیں، اسے چاہیے کہ وہ سودی بنکوں میں رقم جمع کروانے پر اللہ تعالی کے سامنے توبہ کرے اور اس نے بنک میں جو رقم جمع کروا رکھی ہے اور جو نفع ہے اسے نکلوا لے، اصل رقم اپنے پاس رکھے اور اس پر جتنا زیادہ ہے وہ نیکی کے کاموں اور فقراء و مساکین اور اصلاح کے کاموں وغیرہ میں صرف کر دے.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (404/2).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اور بنک نے جو آپ کو نفع دیا ہے وہ بنک کو واپس نہ کریں اور نہ ہی خود کھائیں، بلکہ اسے نیکی اور بھلائی کے کاموں میں صرف کریں مثلا فقراء اور مساکین پر صدقہ وخیرات اور بیت الخلاء کی تعمیر و مرمت اور مقروض لوگ جو اپنے قرضے ادا کرنے سے عاجز ہیں کے قرضے ادا کرکے .

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (407/2).

واللہ اعلم .